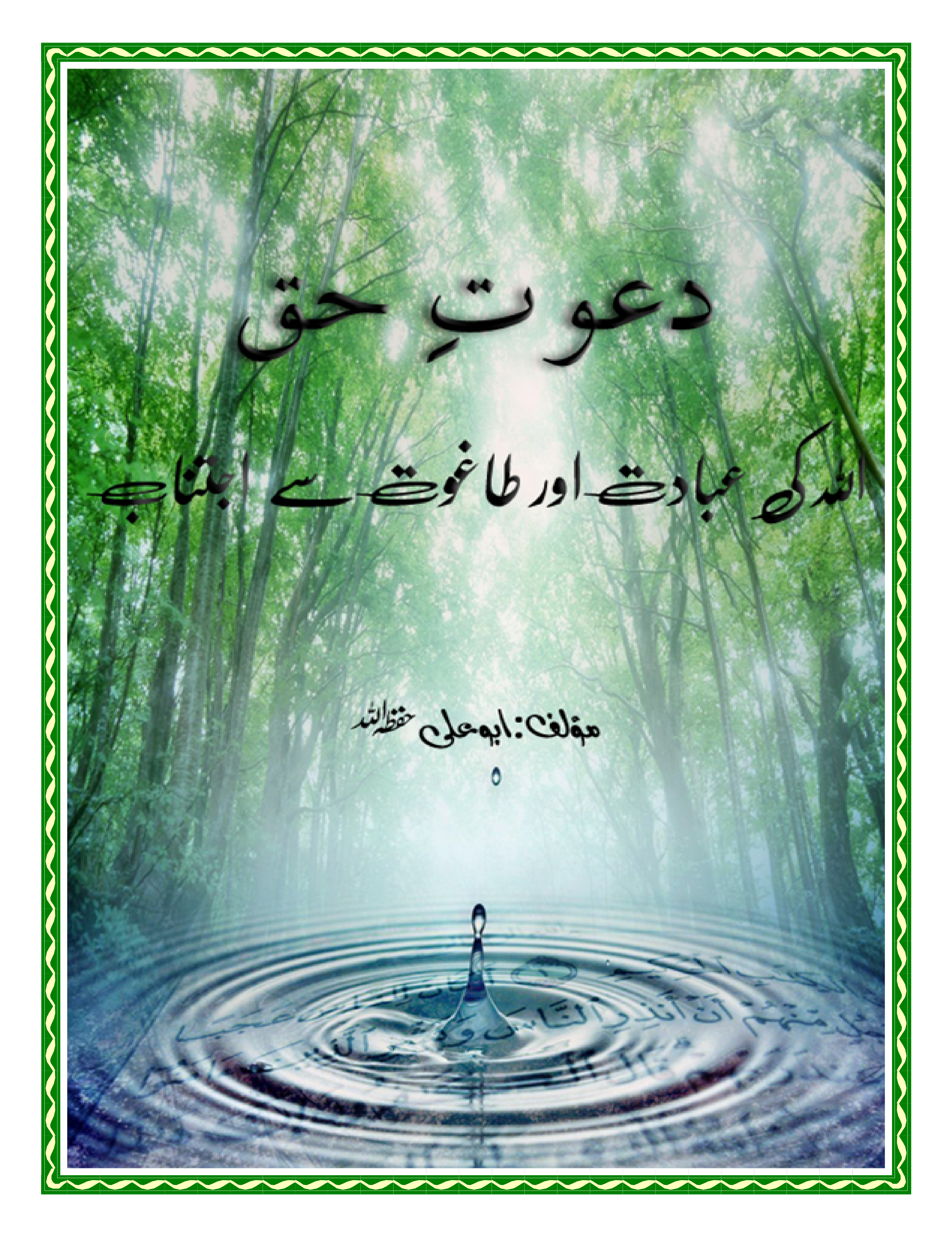

دعوتِ حق
اللہ کی عبادت اور طاغوت سے اجتناب
مؤلف: ابو علی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعوتِ حق اللہ کی عبادت اور طاغوت سے اجتناب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ، وَنَسْتَعِیْنُہٗ، وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدْ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا وَأَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُولُہ، ، اَمَّا بَعْدُ

تمام تعریفیں اُس ذات کے لئے جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ کائنات میں معبوث کیا۔

میری نظر سے ایک پمفلٹ گزرا جس کو پڑھ کر بہت تعجب ہوا جس شخص نے پمفلٹ تحریر کیا ہے۔ یا تو وہ شخص نفسیاتی مریض ہے یا دین اسلام سے ناواقف، کیوں کہ وہ خود طاغوت سے کفر کی آیت پیش کر کے یہ ثابت کر رہا ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی ان آیت کے متعلق دعوت دی ہی نہیں۔ ہم ان باتوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اس کے علاوہ اُس شخص کو قرآن، حدیث اور سلف سالحین سے کوئی دلیل بھی نہیں ملی کے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ طاغوت سے کفر کے لئے لوگوں کو وعظ و نصیحت کی جا سکتی ہے۔ اس قسم کے لوگ ان شبہات کے سہارے موحدین سے جھگڑتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں سے آمادۂ جنگ رہتے ہیں تاکہ یہ اپنی گمراہی اور شرک مسلمانوں میں پھیلا سکیں اور طاغوت کا دفاع کر سکیں حالانکہ اللہ نے طاغوت سے اجتناب اور اس سے انکار کا حکم دیا ہے۔ ایک جگہ فرمان ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل:36)

ہم نے ہر امت میں ایک رسول مبعوث کیا (جو ان سے کہتا تھا) کہ اللہ کی عبادت کرو طاغوت سے اجتناب کرو۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہٖ (النساء:60)

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ فیصلے طاغوت کے پاس لے جائیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ اس (طاغوت) کا انکار کریں۔
ان ظالموں نے وہ بات بدل ڈالی جو ان سے کہی گئی تھی۔ طاغوت سے انکار کے بجائے یہ لوگ طاغوت کی حفاظت، حمایت اور دفاع کرتے ہیں ہر وقت اس کے دفاع و تحفظ پر کمربستہ رہتے ہیں اس طاغوت کے لیے اپنی زندگیاں قربان کرتے ہیں اس کی راہ میں اپنے اوقات صرف کرتے ہیں اپنی عمریں گنواتے ہیں۔ اور جب ہم ان میں سے کسی کو توحید کی یا شرک سے بیزاری کی طرف دعوت دیتے ہیں تو وہ ان شبہات کو سامنے لاتے ہیں جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈال دیے ہیں ان شبہات کی وجہ سے انہوں نے حق کو باطل اور روشنی کو اندھیرے کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ (الانعام:116)
اسی طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن پیدا کیا ہے انسانوں میں سے اور جنات میں سے وہ ایک دوسرے کو مزین و ملمع شدہ بات کی وحی کرتے ہیں جو دھوکہ پر مبنی ہوتی ہے اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کر پاتے انہیں ان کی بنائی ہوئی باتوں کو (اپنے حال پر) رہنے دیں اور تاکہ اس کی طرف مائل ہوں ان لوگوں کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور تاکہ وہ اسے راضی کریں اور تاکہ وہ عیب لگائیں جو لگانا چاہتے ہیں۔ (یا گناہ کریں جو کرنا چاہتے ہیں)

اس آیت میں اللہ نے اس بات کی وضاحت کر دی کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے انہی کے دل اس طرح کی مزین شدہ جھوٹی باتوں کی طرف مائل ہوتے ہیں وہی ان کے شبہات کو پسند کرتے ہیں تاکہ اپنے باطل نظریہ کو چھپا سکیں اور اپنے شرکیہ خیالات کی پردہ پوشی کر سکیں اور جو عیوب لگانا چاہتے ہیں لگائیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:
لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَا اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ وَ فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ (التوبۃ:47)
اگر یہ تم میں مل کر نکلتے بھی تو تمہارے لیے سوائے فساد کے اور کوئی چیز نہ بڑھاتے بلکہ تمہارے درمیان خوب گھوڑے دوڑا دیتے اور تم میں فتنے ڈالنے کی تلاش میں رہتے ان کے ماننے والے خود تم موجود ہیں، اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

اس کے بعد ہم آپ کے سامنے قرآن، حدیث اور سلف سالحین سے یہ بات (ان شاءاللہ) ثابت کریں گے کہ کفر بالطاغوت اسلام کی بنیادی دعوت ہے۔

صحیحین میں عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں۔

ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات پر بیعت لی کہ ہم سنیں گے اطاعت کریں گے چاہے سخت حالات ہوں یا ساز گار خوشی ہو یا غمی، ہم پر کسی کو ترجیح دی جائے (ہم محروم کئے جائیں) پھر بھی ہم اہل حکومت سے اختیارات واپس نہ لیں سوائے اس صورت کے کہ ان سے ایسا واضح کفر سرزد ہو جائے کہ جس کے کفر ہونے پر اللہ کے دین میں صریح دلیل موجود ہو۔" (بخاری مسلم کے علاوہ احمد بیہقی وغیرہ نے بھی اس کو مختلف ابواب و عنوانات کے تحت روایت کیا ہے)۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہر وہ چیز جس کی اللہ تعالیٰ کی سوا عبادت کی جائے "طاغوت" کہلاتی ہے۔" (ھدایۃ المستفید: 1222)

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسے حکمران جن سے کفریہ افعال کا ظہور ہو ہر مسلم پر فرض ہو جاتا ہے کہ اس بارے میں اپنی ذمہ داری نبھانے کیلئے اٹھ کھڑا ہو جس میں طاقت و قوت ہو گی اسے ثواب ملے گا جو طاقت کے باوجود سستی کریگا اسے گناہ ملے گا اور جس کی طاقت نہ ہو اسے چاہیئے کہ ایسے ملک سے ہجرت کر لے اس پر اجماع ہے۔ (فتح الباری۔ 13/123)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: " اسی لئے ہر حاکم جو کتاب اللہ کے بغیر فیصلہ کرتا ہو اسے طاغوت کہا گیا ہے"۔ (مجموع الفتاویٰ: 20/128)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جب کچھ دین اللہ کا اور کچھ غیر اللہ کا چل رہا ہو تو ایسا کرنے والوں کے ساتھ قتال کرنا واجب ہے جب تک کہ صرف اللہ کا دین نافذ نہ ہو جائے" (مجموع الفتاوی 28/ 469)

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ''طاغوت'' کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں: ''ہر وہ ہستی یا شخصیت طاغوت ہے جس کی وجہ سے بندہ اپنی حد بندگی سے تجاوز کر جاتا ہے چاہے وہ معبود ہو، یا پیشوا، یا واجب اطاعت، چنانچہ ہر قوم کا طاغوت وہ شخص ہوتا ہے جس سے وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر فیصلہ کراتے ہوں، یا اللہ کو چھوڑ کے اس کی عبادت کرتے ہوں، یا الٰہی بصیرت کے بغیر اس کے پیچھے چلتے ہوں ، یا ایسے امور میں اس کی اطاعت کرتے ہوں جن کے بارے میں انہیں علم ہے کہ یہ اللہ کی اطاعت نہیں۔''(ھدایۃ المستفید: 1219)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان لوگوں کے بارے میں جو اپنے فیصلے طاغوتی احکام کے پاس لے جاتے ہیں کہتے ہیں اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہ لوگ اللہ اور اسکی شریعت کے منکر ہیں وہ شریعت جس کی اتباع کا حکم اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی دیا ہے۔ بلکہ یہ لوگ آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک تمام آسمانی شریعتوں کے منکر ہیں ان کے خلاف جہاد لازم ہو گیا ہے جب تک کہ یہ اسلام کے احکام قبول نہ کریں اور ان پر یقین نہ کر لیں اور اپنے باہمی معاملات کے تصفیے شریعت مطہرہ کے مطابق نہ کریں اور ان تمام شیطانی طاغوتی امور کو چھوڑ نہ دیں جن میں یہ ملوث ہیں۔(الدواء العاجل۔ ص 34)

طاغوت کے معنی سے متعلق طبری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے نزدیک طاغوت کے بارے میں سب سے بہتر قول یہ ہے کہ اللہ کے احکام سے ہر سرکشی کرنے والا جس کی عبادت زبردستی کروائی جائے یا کوئی کسی کی اطاعت کرے وہ معبود چاہے کوئی انسان ہو یا شیطان ہو، بت ہو یا کوئی بھی چیز ہو۔(تفسیر طبری: 21/3)

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ہر وہ شخص جسکی اللہ کے علاوہ عبادت کی جاتی ہو، اور وہ اپنی اس عبادت پر راضی ہو ، چاہے وہ معبود بن کے ہو، پیشوا بن کے، یا اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے بے نیاز، واجب اطاعت بن کے ہو' طاغوت ہوتا ہے ''(الجامع الفرید: 265)

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۔(آل عمران: 61)

جب تیرے پاس علم آگیا اور پھر بھی تیرے ساتھ کوئی جھگڑا کرے تو ان سے کہدو کہ آؤ ہم بلالیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں ہم بھی اور تم بھی پھر ہم التجا کریں اور اللہ کی لعنت کریں جھوٹوں پر بے شک یہ سب حق کا بیان ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ غالب حکمت والا ہے اگر یہ لوگ پھر جائیں تو اللہ فساد کرنے والوں کو بخوبی جانتا ہے۔

طبری رحمۃ اللہ علیہ نے سند کے ساتھ ابوالبختری سے روایت کیا ہے ایک آدمی نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے ان آیات کے (وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔هُمُ الْفٰسِقُوْنَ) متعلق پوچھا کہ کیا یہ بنی اسرائیل کے بارے میں نازل ہوئی ہیں؟ حذیفہ نے کہا ہاں بنی اسرائیل تمہارے اچھے بھائی ہیں ان کے لیے ہر کڑوی اور تمہارے لیے ہر میٹھی چیز ہے؟ اللہ کی قسم تم ان کے طریقوں پر چلو گے قدم بقدم۔ (تفسیر طبری: ۲۵۳/۶)

اس سے معلوم ہوا کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی رائے ہے کہ یہ آیات اگرچہ بنی اسرائیل کے بارے میں نازل ہوئی ہیں مگر ان کا حکم عام ہے ان کے لیے بھی ہے اور مسلمانوں کے لیے بھی جو بنی اسرائیل کا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ. کے ضمن میں ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حذیفہ بن الیمان، ابن عباس رضی اللہ عنہم، ابو مجلز، ابورجاء العطاردی، عکرمہ، عبیداللہ بن عبداللہ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہم کہتے ہیں: کہ یہ آیات بنی اسرائیل کے بارے میں نازل ہوئی ہیں مگر اس امت کے لیے بھی ہیں۔ (ابن جریر)

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الكَافِرُونَ......هُمُ الظّٰالِمُونَ.......هُمُ الفَاسِقُونَ (المائدۃ: ۴۴تا۴۷)
"اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہی کافر ہیں.....وہ ظالم ہیں......وہ فاسق ہیں"

اللہ ایسے لوگوں کو کافر کہے اور وہ کافر نہ ہوں! ہرگز نہیں، یہ لوگ پکے کافر ہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں طاؤس رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے جو روایت آئی ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے نازل کردہ احکام کے علاوہ کسی اور چیز سے فیصلہ کرنے والا کافر ہے۔ (رسالہ تحکیم القوانین)

ان سب دلائل یہ بات ثابت ہے کہ طاغوت سے کفر کی دعوت قرآن، حدیث اور سلف سالحین کی دعوت ہے۔" تقلیدی رجان" نہیں۔ان دلائل کے بعد بھی اگر تم میں اللہ کا خوف نہیں تو ہم تم کو اُس کام کی دعوت دیتے ہیں۔جو کام ائمہ بھی کر چکے ہیں جیسا کہ امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگوں کے پاس اصحاب السبت (یہودیوں) کی طرح حیلے ہیں میں اپنے مخالفین کو چار میں سے ایک کی طرف دعوت دیتا ہوں کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع اہل العلم، اگر انکار کرتے ہیں تو پھر مباہلہ کا چیلنج جس طرح کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بعض مسائل میراث میں اور سفیان اور اوزاعی نے مسئلہ رفع الیدین میں کیا اور دیگر علماء بھی مباہلہ کا چیلنج دے چکے ہیں۔(الدرر السنیۃ کتاب العقائد ص 55)

ہم نے جو کچھ لکھا ہے یہ صرف الدین النصیحۃ کے تحت بھلائی کی نیت سے لکھا ہے اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں ہر حال میں اسلام پر قائم رکھے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Don't Forget Us in Your Prayers



اخوانکم فی الاسلام:

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

www.muwahideen.true.ws